تذکرۃ الاولیاء

از

"رسالہ عارف"
کی نسبت
مشاہیر علم و ادب کا متفقہ فیصلہ ہے کہ
رسالہ عارف ملک کے تمام اسلامی ادبی
رسائل سے اچھا اور سستا ہے
چندہ سالانہ صرف عہ روپیہ
مینیجر رسالہ عارف بل روڈ لاہور

اسمیں آپ کا ہی فائدہ ہے
کہ آپکو
جس قسم کا قرآن مجید یا جس مضمون کی
کتاب مطلوب ہو
ملک دین محمد اینڈ سنز
پبلشرز و تاجران کتب بل روڈ کشمیری بازار
لاہور سے طلب فرمائیں

برائے فرقہ

ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب بل روڈ کشمیری بازار
لاهور

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

الحمد للہ علیٰ احسانہٖ کہ ان دنوں کتاب لاجواب یعنی ترجمہ
کتاب تذکرۃ الاولیا مصنفہ زبدۃ الکاملین بدر العارفین مقبول
ایزد غفار حضرت مولانا خواجہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

الموسوم بہ کتاب

تذکرۃ الاولیاء اردو

مترجمہ

ملک محمد عنایت اللہ (ایچ بی) منشی فاضل

برائے فرم

ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب بل روڈ لاہور
کشمیری بازار

جسے

باہتمام ملک محمد عارف پرنٹر دین محمدی الیکٹرک پریس سرکلر روڈ
لاہور میں طبع کرا کر ملک دین محمد نے بازار کشمیری
لاہور سے شائع کیا!

آپنے فرمایا ایمان خاص ہے۔ اور اسلام عام ہے۔ آپنے فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ جو آخرت کے عمل سے طالب دنیا ہوتا ہے۔ اس کی آبرو نہیں رہتی۔ فرمایا علم پڑھنے کے بعد طلب حلال سے کوئی چیز بہتر نہیں۔ نقل ہے کہ جب آپکا وقت وفات قریب پہنچا تو آپکے تمام اصحاب آپ کی خدمت میں جمع ہوئے۔ آپنے فرمایا میں اب جلدی دنیا سے رحلت کرونگا۔ اور میں تمہیں چار چیزوں کی وصیت کرتا ہوں۔ اُن کو بجالاؤ اور قبول کرو۔ (۱) اول یہ کہ جو شخص میری جگہ پر بیٹھے یعنی میرا جانشین ہو۔ اس کو تمکین و وقار سے رکھو۔ اس کی فرمانبرداری کرو۔ (۲) ہر صبح درس قرآن شریف پر مداومت کرو (۳) جو مسافر و غریب وارد ہو۔ تو اسے نہایت عزت و احترام سے لاؤ۔ اور اسے یہ موقعہ نہ دو۔ کہ وہ کسی دوسری جگہ اترے (۴) چہارم ایک دوسرے کے ساتھ دوں کو درست رکھو۔ نقل ہے۔ کہ آپ کے پاس ایک کتاب تھی۔ آپنے اسپر توبہ کرنے والوں اور دوستوں اور مریدوں کے نام لکھے ہوئے تھے۔ آپ نے وصیت کی کہ اس کتاب کو میرے ہمراہ دفن کر دینا آپ کی وصیت پر عمل کیا گیا۔ اور اسے آپکے ساتھ آپ کی قبر میں رکھدیا گیا۔ نقل ہے۔ لوگوں نے آپ کی وفات کے بعد آپ کو خواب میں دیکھا۔ انہوں نے پوچھا۔ کہ حقتعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا۔ پہلی کرامت جو اس نے مجھپر فرمائی وہ یہ تھی۔ کہ وہ لوگ جن کے نام میں اس کتاب میں لکھے ہوئے تھے۔ ان سب کو بخشدیا۔ نقل ہے۔ آپ دعا فرمایا کرتے تھے۔ خداوندا جو شخص حاجت لیکر میرے نزدیک آئے۔ اور میری زیارت کرے۔ اس کا مطلوب مقصود پورا ہو۔ اور اسپر اپنی رحمت کر۔ قدس اللہ روح العزیز +

ستہتروان باب حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

بحر اندوہ راسخ تراز کوہ آفتاب الٰہی اسمان نامتناہی محبوب ربانی قطب وقت حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ آپ سلطان المشایخ اور قطب اوتاد تھے۔ اور اپنے وقت کے ابدالوں میں سے تھے اور اہل طریقت وحقیقت کے پیشوا تھے۔ نہایت متمکن و کوہ صفت انسان تھے۔ معرفت توحید تحقیق میں کمال تک پہنچے ہوئے تھے۔ ریاضت و مجاہدے سے آپ کا مدعا حضور ومشاہدہ تھا۔ آپ نہایت عالی ہمت اور بزرگ مرتبہ تھے۔ اور حقتعالےٰ کی درگاہ میں نہائیت عزت واحترام رکھتے تھے۔ اور حقتعالیٰ کے حضور میں گستاخی کرنے میں اسطرح تھے۔ کہ بیان نہیں کیا جاسکتا ہے۔ نقل ہے۔ کہ حضرت شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ وہستان کی زیارت کو جایا کرتے تھے۔ کیونکہ وہاں شہداء کے مزار تھے۔ جب

آپ کا گذر خرقان سے ہوتا تو آپ وہاں ٹھہر جاتے اور سانس اوپر کو کھینچتے۔ مرید سوال کرتے کہ حضرت ہمیں تو خوشبو وغیرہ کوئی نہیں آتی۔ آپ کیا سونگھتے ہیں۔ حضرت بایزید فرماتے کہ میں اس چوروں کے گاؤں میں ایک مرد کی خوشبو سونگھتا ہوں جسکا نام علی اور کنیت ابوالحسن ہوگی۔ اور تین درجہ مجھ سے بڑھکر ہوگا جو عیال کا بوجھ اٹھائیگا۔ اور درخت لگائیگا۔ اور کھیتی باڑی کریگا۔ نقل ہے۔ آپ ابتدا میں بارہ بارہ سال تک نمازِ عشا باجماعت خرقان ادا کرتے رہے اور حضرت بایزید کے مرقد کی زیارت کو جاتے اور جب زیارت کر چکتے۔ تو حضرت بایزید کے مرقد کی طرف پشت نہ کرتے۔ اور الٹے پاؤں واپس آتے اور کہتے کہ بار خدایا وہ خلعت جو تونے حضرت بایزید کو دیا ہے۔ ابوالحسن کو بھی اسکا ایک حصہ دے بارہ برس کے بعد حضرت بایزید کے مرقد سے صدا آئی اے ابوالحسن وقت آگیا۔ کہ تو بیٹھے۔ آپنے کہا۔ اے بایزید مدد کر۔ میں ان پڑھ ہوں۔ اور رموز شریعت سے ناواقف ہوں۔ حضرت بایزید کی تربت سے آواز آئی۔ کہ اے ابوالحسن جو کچھ مجھکو عطا کیا گیا تھا وہ محض تیری طفیل تھا۔ آپ نے کہا یا بایزید۔ آپ تو مجھ انتالیس سال پیشتر ہوئے ہیں حضرت بایزید کے مرقد سے صدا بلند ہوئی۔ ہاں لیکن جب میں خرقان سے گذرتا تھا۔ تو ایک نور دیکھتا تھا۔ کہ جو خرقان سے آسمان تک بلند ہوتا تھا۔ میں تین سال تک ایک حاجت حقتعالے سے طلب کرتا رہا مجھے کہا گیا۔ کہ میں تمہارے نور کو اس حاجت روائی کے لئے شفیع ٹھیراؤں حضرت شیخ ابوالحسنؒ فرماتے ہیں نے چوبیس دنوں میں تمام قرآن شریف سیکھ لیا۔ اور ایک دوسری روایت کہ میں جب خرقان پہنچا تو میں نے تمام قرآن قرآن شریف ختم کر لیا۔ نقل ہے کہ آپکا ایک باغ تھا۔ آپنے اسے کھودا تو اس میں سے چاندی کے ڈھیر نکلے۔ دوسری بار کھودا تو سونا نکلا۔ تیسری بار کھودا تو مروارید۔ اور جواہرات نکلے آپنے کہا اے خداوندا ابوالحسن ان چیزوں پر فریفتہ نہ ہوگا۔ اور میں اس دنیا سے تیرے جیسے خدا سے منہ نہ موڑونگا اور کبھی ایسا ہوتا۔ کہ جب آپ ہل چلاتے اور نماز کا وقت ہو جاتا تو آپ نماز میں مشغول ہو جاتے اور بیل اسی طرح کام میں مشغول رہتا۔ یہانتک کہ آپ نماز سے فارغ ہو لیتے۔ نقل ہے کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ میں آپ کا خرقہ پہننا چاہتا ہوں آپنے فرمایا پہلے میری ایک بات کا جواب دے وہ یہ ہے۔ کہ اگر کوئی مرد عورت کی چادر پہن لے تو کیا وہ عورت ہو جاتا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا۔ اگر عورت مرد کے کپڑے پہن لے تو کیا وہ مرد ہو جاتی۔ اس نے کہا۔ نہیں آپنے فرمایا اگر تو مرد نہیں۔ تو میرا خرقہ پہننے سے مرد نہ ہو جائیگا۔ نقل ہے۔ حضرت ابوالقاسم قشیریؒ فرماتے ہیں۔ کہ میں جب خرقان پہنچا تو آپکے خوف سے میری زبان بند ہو گئی۔ اور مجھے ایسا گمان ہوا جیسے میں اپنی ولایت سے معزول ہو گیا ہوں۔ نقل ہے کہ ایک دفعہ آپ بہت سے درویشوں کے ہمراہ خانقاہ

میں بیٹھے تھے۔ اور سات روز سے کسی نے کچھ نہ کھایا تھا۔ ناگاہ ایک مرد آیا اور ایک بوری آٹا اور ایک
ایک بکری لایا۔ اور آواز دی۔ کہ میں یہ صوفیوں کے لئے لایا ہوں آپ نے درویشوں سے مخاطب ہو کر
فرمایا کہ تم میں سے جس کسی کو تصوف سے نسبت ہو۔ وہ یہ لے لے مجھ میں یہ طاقت نہیں۔ کہ میں
تصوف میں لاف زنی کروں کسی شخص نے بھی اس سے نہ لیا۔ یہانتک کہ جو شخص لایا تھا۔ وہ واپس لے
گیا۔ نقل ہے کہ آپ نے چالیس سال تک سر تکیہ پر نہ رکھا تھا۔ اور متواتر عشاء کے وضو سے صبح کی
نماز پڑھتے رہے۔ ایک دن ناگاہ آپ نے تکیہ طلب فرمایا۔ آپ کے اصحاب نہایت خوش ہوئے۔ انہوں نے
کہا یا شیخ آج کیا بات ہے۔ آپ نے فرمایا ابوالحسن نے آج رات حقتعالیٰ کی بے نیازی مشاہدہ
کی ہے۔ اور فرمایا تیس سال ہوئے ہیں کہ سوائے حقتعالیٰ کے اور کوئی خیال میرے دل میں نہیں گذرا۔ نقل ہے
ایک دن ایک برقع پوش ہوا میں سے آپ کے روبرو ظاہر ہوا۔ اور آپ کے سامنے پاؤں زمین پر مار کر کہنے لگا
لگا۔ کہ میں جنید وقت ہوں۔ شبلی وقت ہوں۔ اور بایزید ہوں۔ آپ بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور
پاؤں زمین پر دے مارا۔ اور کہا۔ کہ میں خدا کے وقت ہوں۔ اور مصطفےٰ کے وقت ہوں حضرت
شیخ فریدالدین فرماتے ہیں کہ اسکا یہی مطلب ہے جسکی شرح ہم حضرت منصور کے حالات میں لکھ آئے
ہیں۔ کہ وہ محو تھے۔ اگر اولیاء سے کوئی بات خلاف سنت بھی ظاہر ہو تو انہیں مطعون نہ کرنا چاہئے
جیسا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ انی لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن نقل ہے کہ ایک
رات آپ نماز پڑھتے تھے۔ آواز سنی کہ ہاں اے ابوالحسن کیا تو چاہتا ہے۔ کہ جو کچھ ہم تیری نسبت
جانتے ہیں۔ اسے خلق سے کہدیں تاکہ وہ تجھکو سنگسار کریں۔ آپ نے کہا اے خداوند جو کچھ میں!
تیری رحمت اور کرم کے بارے میں جانتا ہوں۔ لوگوں سے کہدوں تاکہ کوئی بھی شخص تجھ کو سجدہ نہ
کرے آپ فرماتے ہیں کہ مجھے آواز آئی۔ کہ نہ تو کہہ اور نہ ہی ہم کہتے ہیں۔ نقل ہے۔ کہ ایک بار آپ یہ
کہتے تھے۔ کہ الٰہی ملک الموت کو میرے پاس نہ بھیجنا۔ کیونکہ میں جان اسکو نہ دونگا۔ کیونکہ میں نے اس
نہیں لی ہے۔ کہ پھر اس کو واپس دوں۔ میں نے جان تجھی سے لی ہے۔ اور تجھکو ہی دونگا۔ آپ
نے فرمایا حقتعالیٰ نے خلق سے نشان بندگی چاہا۔ اور مجھ سے نشان خداوندی طلب کیا آپ نے
فرمایا کہ جب میں عرش پر پہنچا تو فرشتوں کی صفوں کی صفیں میرا استقبال کو آتی تھیں اور فخر کرتی
تھیں کہ ہم کروبیان ہیں۔ اور ہم روحانیان ہیں۔ میں نے کہا۔ ہم ذیشان ہیں۔ یہانتک کہ سب کے سب
شرمسار ہو گئے۔ اور مشائخین میرے جواب دینے سے خوش ہو گئے۔ آپ نے فرمایا میں تین اشیاء کی
غایت کو نہیں سمجھا ہوں ایک تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے درجہ کی غایت کو نہیں سمجھا۔ فرمایا مجھے اپنے

آپ پر اسقدر قدرت حاصل تھی۔ کہ میں نے چاہا۔ کہ ٹاٹ دیبائے رومی ہوئے۔ تو وہ فوراً دیبائے رومی ہو گیا۔ حق تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ اب بھی وہی حالت ہے۔ نقل ہے۔ کہ آپ نے فرمایا مجھ میں وہ درد ہے کہ اگر اس درد کا ایک قطرہ بھی باہر آجائے۔ تو حضرت نوح علیہ السّلام کے طوفان سے بھی بڑھکر طوفان بپا ہو۔ فرمایا میں ہر شب آرام نہیں لیتا جب تک کہ حساب نہیں لیتا۔ آپ نے فرمایا مجھے کبھی تو اپنے اس گوشہ میں اس قدر طاقت حاصل ہوتی ہے۔ کہ میں اگر چاہوں۔ تو آسمان کو پکڑ کر گھسیٹ لوں اور اگر چاہوں۔ تو تحت الثریٰ تک اترجاؤں۔ اگر ترکستان سے لیکر شام تک اگر کسی کی انگلی میں کانٹا چبھ جائے یا پاؤں کو ٹھوکر لگے۔ یا دل میں کسی قسم کا رنج وغم ہو۔ تو اسکی انگلی میری انگلی ہے۔ اور اس کے قدم کی چوٹ ہے۔ اور وہ رنج وغم میرے دل میں ہے۔ اور وہ دل میرا ہی دل ہے۔ فرمایا اگر میں ان روز نیاز کو بیان کروں۔ جو مجھے حقتعالےٰ کے ساتھ حاصل ہیں تو لوگ کبھی بھی اسپر یقین نہ کریں۔ اور اور جو کچھ حقتعالےٰ کو میرے ساتھ تعلق ہے۔ اگر وہ بیان کروں۔ تو وہ ایسا ہے جیسے روئی میں آگ رکھدی جائے۔ فرمایا میں بہشت دوزخ کا انکار نہیں کرتا بلکہ یہ کہتا ہوں کہ بہشت اور دوزخ میرے نزدیک کچھ مرتبہ نہیں رکھتے۔ کیونکہ وہ دونو پیدا کردہ ہیں۔ اور جس مرتبہ میں میں ہوں۔ اس میں آفریدہ کو کچھ دخل نہیں فرمایا حقتعالےٰ نے مجھے ایسا فکر دیا ہے۔ کہ میں ہر شے میں اس کا نظارہ کرتا ہوں۔ اور رات دن اسی میں مشغول ہوں۔ فرمایا اگر میں حقتعالےٰ کے الطاف کا کچھ ذکر کروں۔ تو لوگ مجھ کو پاگل دیوانہ سمجھیں۔ فرمایا ستر سال سے میں نے ایک سجدہ خلاف شرع نہیں کیا۔ اور ایکدم نفس کی موافقت میں نہیں لیا۔ فرمایا جب میں نے اس کی ہستی دیکھی تو مجھے میری ہستی نظر پڑی۔ اور جب میں نے اپنی ہستی کو ملاحظہ کیا۔ تو اس نے مجھکو اپنی ہستی دکھلائی۔ اور میں اسمیں حیران رہ گیا۔ کہ ناگاہ حقتعالےٰ کیطرف سے میرے دل میں ایک صدا پیدا ہوئی۔ کہ اپنی ہستی کا اقرار کرے۔ کیونکہ یہ تیرا ہی ارشاد ہے شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ فرمایا مجھے عافیت تنہائی میں اور سلامتی خاموشی میں نصیب ہوئی فرمایا جو جوانمردوں کی صحبت میں بیٹھا۔ وہ حقتعالےٰ کی صحبت میں بیٹھا۔ فرمایا جب میں نے اپنی زبان کو حقتعالےٰ کی تعریف میں کشادہ کیا۔ تو زمین و آسمان میرے گرد طواف کرتے تھے۔ فرمایا جب سے حقتعالیٰ نے مجھے میرے سے باہر کردیا ہے۔ تب سے بہشت میری تلاش میں ہے۔ اور دوزخ مجھ سے ڈرتا ہے۔ فرمایا اگر بہشت و دوزخ جس جگہ کہ میں ہوں وہاں سے گذریں۔ تو دونو اپنے باشندوں سمیت مجھ میں فانی ہوجائیں۔ فرمایا تیس برس سے میں لوگوں کی طرف رخ کرکے کلام کررہا ہوں۔ اور لوگ بھی یہ سمجھتے ہیں۔ کہ میں ان سے کلام کرتا ہوں۔ لیکن میں درحقیقت حقتعالےٰ سے ہمکلام ہوتا ہوں۔ فرمایا میرے ماں باپ حضرت

آدم کی اولاد تھے۔ لیکن میں نہ آدمی ہوں۔ اور نہ آدم۔ فرمایا جو شخص تمام جہان میں مجھکو زندہ نظر آیا ہے
وہ حضرت بایزید تھے۔ فرمایا حقتعالے کے ساتھ عالی ہمت رہو۔ کیونکہ عالی ہمتی تجھ کو سوائے خداوندی
کے سب چیزیں دیگی۔ فرمایا اگر بیٹھو تو ایسے شخص کے ساتھ بیٹھو جو آتش محبت سے جلا ہوا ہو۔ اور درد
کے سمندر میں ڈوبا ہوا ہو۔ فرمایا جس وقت تو اپنی ہستی سے فانی ہو جائیگا۔ اور نہ رہیگا۔ اسوقت تو ہی تو
ہوگا۔ فرمایا جو شخص زمین کا سفر کرتا ہے۔ اس کے پاؤں میں آبلے پڑتے ہیں۔ اور جو آسمان کا سفر کرتا ہے
اس کے دل میں آبلے پڑتے ہیں۔ فرمایا حق تعالیٰ نے اپنا لطف دوستوں کے لئے رکھا ہے۔ اور اپنی
رحمت عاصیوں کے لئے رکھی ہے۔ فرمایا جس شخص کی رات اور دن بلا کسی مومن کے آزار دینے کے
بسر ہوئی۔ گویا اُس نے وہ رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بسر کی۔ فرمایا جو شخص کسی مومن
کو دکھا دیتا ہے۔ اس عبادت قبول نہیں ہوتی۔ فرمایا جب تو اپنی ہستی اسکو دیتا ہے۔ اور خود فانی ہو
جاتا ہے۔ تو وہ تجھکو اپنی ہستی عطا کر دیتا ہے فرمایا تین گروہوں کو حقتعالے کے حضور میں حضوری ہے
اول صاحب علم و مجرد۔ دوم صاحب برقع و سجادہ سوم اہل کسب و ہنر۔ فراغ و کاہلی مرد کے نفس
کو ہلاک کر دیتی ہے۔ فرمایا ٹاٹ پہننے والے اور برقع پوش بہت ہیں۔ لیکن حقتعالے کے ہاں تو دل
کی راستی اور اخلاص عمل کو دخل ہے۔ فرمایا مجھے مرشد ہو جانے کا دعوی نہیں۔ اسلئے مجھکو مرید کی ضرورت
نہیں۔ میرے لئے تو صرف اللہ ہی کافی ہے۔ فرمایا مجھے نہ دنیا ہے۔ اور نہ آخرت میرے لئے دین
اور دنیا خدا ہی ہے۔ فرمایا جو عاشق ہوا۔ اس نے حق تعالے کو پا لیا۔ اس نے اپنے آپ کو فراموش اور
گم کر دیا۔ فرمایا حقتعالے کے تمام نام بزرگ ہیں۔ لیکن بندے کا بزرگ نام نیستی ہے۔ کیونکہ جب
بندہ نیست ہو کر بشریت سے گذر جاتا ہے۔ اس وقت اسکی ہستی میں یگانگت پیدا ہو جاتی ہے
لوگوں نے آپ سے پوچھا۔ کیا آپ موت سے ڈرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ مردہ کو موت سے کیا خوف
نقل ہے ایکدن آپ نے اپنے ایک شاگرد سے پوچھا۔ کہ سب سے بہتر شے کونسی ہے۔ اس نے
کہا۔ مجھے خبر نہیں۔ آپ نے فرمایا جو شخص ایسے ایسے عمل کیساتھ مرے۔ اس کے لئے خوف
ہے۔ فرمایا سب سے بہتر وہ دل ہے۔ جس میں بدی نہ ہو۔ نقل ہے۔ کہ جب آپ کا وقت انتقال
قریب پہنچا۔ آپ نے فرمایا۔ کاش کہ اس میرے خون دل کو چیرتے۔ اور لوگوں کو دکھلاتے تاکہ لوگ جانتے
کہ حقتعالیٰ کیساتھ بت پرستی کی حقیقت یہ ہوتی ہے آپ نے وصیت فرمائی کہ میری قبر بیس گز زمین
نیچے کھودی جائے۔ کیونکہ یہ زمین بسطام کی زمین سے اونچی ہے۔ اور یہ بے ادبی ہوگی۔ کہ میری قبر حضرت
بایزید رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے اونچی ہو۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ جب آپنے وفات پائی۔ اور دفن کیئے

گئے۔ تو ایک دن نہایت زبردست بجلی چمکی لوگوں نے آپ کی قبر پر ایک نہایت سفید وصاف پتھر دیکھا اور
وہاں پر شیروں کے قدموں کے نشان پائے گئے۔ لوگوں نے خیال کیا۔ کہ کوئی شیر اس پتھر کو لایا ہوگا
بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہم نے آپ کی تربت کے گرد شیر کو طواف کرتے ہوئے دیکھا ہے اور یہ افواہ ہے کہ
آپ نے فرمایا تھا۔ کہ جو شخص میری قبر کے پتھر پہ ہاتھ رکھیگا۔ اور کوئی حاجت طلب کریگا۔ تو حقتعالیٰ اس
کی حاجت روائی کریگا۔ اور یہ امر مجرب ہے۔ نقل ہے کہ لوگوں نے آپکو خواب میں دیکھا۔ اور پوچھا کہ حق
تعالیٰ نے آپکے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ آپ نے فرمایا میرا نامۂ اعمال میرے ہاتھ میں دیا۔ میں نے کہا
کیا مجھے نامہ میں مشغول کرتے ہو۔ آپ تو خود میرے اعمال کو قبل اس کے کہ میں نے کئے۔ جانتے ہو میرا نامہ
اعمال کراماً کاتبین کے حوالے کیجئے۔ تاکہ وہ پڑھیں۔ اور مجھے فرصت دیجئے تاکہ میں آپ سے ہمکلام ہوں
نقل ہے کہ محمد بن الحسنین فرماتے ہیں۔ کہ میں بیمار تھا۔ اور آخری دم کے خیال سے نہایت غمگین تھا
آپ نے مجھ سے فرمایا۔ کہ موت کا فکر نہ کر کیونکہ کام موت ہی سے متعلق ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تو موت
سے ڈرتا ہے۔ میں نے کہا ہاں ڈرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ اگر میں تجھ سے پہلے مروں۔ تو تب بھی تیرے
مرنے کیوقت پہنچ جاؤنگا۔ پس آپ نے دعا کی اور میں اچھا ہوگیا نقل ہے۔ کہ جب محمد بن الحسنین!
کھڑے ہوگئے۔ اور کہا وعلیکم السلام محمد بن الحسنین کے بیٹے نے کہا۔ کہ آپ کسے دیکھ رہے ہیں
انہوں نے کہا حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے ہیں۔ اور جو آپنے وعدہ کیا تھا
اس کو پورا کیا ہے۔ تاکہ میں موت سے خوف نہ کھاؤں۔ اور جوانمردوں کی ایک جماعت آپکے ساتھ
ہے۔ یہ کہا اور جان بحق ہوگئے۔

اٹھتروال باب حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ

خرقہ بحرِ دولت برق ابر عزت گردن شکن مدعیان سرفراز متقیاں بزعالم جیتی دعقلی حضرت شیخ عالم
ابوبکر شبلی رحمۃ علیہ آپ بغداد میں پیدا ہوئے اور وہیں نشوونما پائی۔ آپ اہل طریقت کے محتشم اور اہل
تصوف کے امام تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ آپ سرشتہ میں پیدا ہوئے۔ آپ علم وحال میں وحید عصر
تھے۔ آپ نے نکات وعبارات رموز واشارات دریاضت وکرامات حد تحریر سے باہر ہیں۔ جو جو مشائخین
آپ کے نکات وعبارات رموز واشارات دریاضت وکرامات ور تحریر سے باہر ہیں۔ جو جو مشائخین
آپ کے زمانہ میں ہوئے۔ آپ نے اُنکی زیارت کی تھی۔ اور اُن کے فیض صحبت سے مستفیض ہوئے تھے
آپ علوم طریقت میں یگانہ وبے ہمتا تھے۔ آپ نے بہت سی احادیث لکھی تھیں اور پڑھی تھیں آپ مالکی

مذہب کے پیرو تھے۔ اور لوگوں کے لئے دلیل و حجت تھے۔ آپ نے اوّل سے آخر تک جو جو ریاضت کی وہ صفت میں آئی۔ آپ اول سے آخر تک مردانہ وار رہے۔ ہرگز کمزوری و فتور نے آپ میں دخل نہیں پایا۔ اور آپکی آتش شوق نے کسی شے سے قرار حاصل نہ کیا۔ آپ کی ستر برس کی عمر ہوئی۔ اور آپکی پیدائش تین سو چونتیس ہجری میں ہوئی۔ آپ فرماتے ہیں۔ میں نے تیس سال تک علم فقہ و حدیث پڑھا۔ یہانتک کہ علم کا آفتاب میرے سینہ سے طلوع ہوا۔ پھر میں استادان طریقت کی خدمت میں گیا۔ اور اُن سے کہا۔ کہ مجھے علم الٰہی کی تعلیم دو۔ لیکن کوئی شخص بھی نہ جانتا تھا۔ بلکہ انہوں نے کہا۔ کہ کسی چیز کا نشان کسی چیز سے ملتا ہے لیکن غیب کا کوئی نشان نہیں ہوتا۔ میں انکی بات سُنکر حیران رہ گیا۔ اور کہا آپ تو اندھیری رات میں ہی ہیں۔ اور میں صبح روشن میں ہوں۔ پھر میں نے حقتعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اپنی ولایت کو ایک جمع کے سپرد کر دیا۔ حتیٰ کہ جو کچھ اس نے میرے ساتھ کیا وہ کیا۔ نقل ہے۔ کہ آپنے جاہلوں اور نااہلوں کے ساتھ بہت سی مصیبتیں برداشت کیں۔ اور ہمیشہ ردو قبول کے شور و شر میں رہے۔ لوگوں نے ہمیشہ آپ کے قتل کرنیکا کرنیکا ارادہ کیا۔ کیونکہ آپ کی بعض باتیں حضرت حسین منصور سے ملتی جلتی تھیں۔ آپ کے ابتدائی حالت یہ ہے۔ کہ آپ امیر نہاوند تھے۔ ایک دفعہ دربار خلافت سے تمام امراء کے نام حاضری کے پروانے جاری ہوئے۔ گویا کہ آپ بھی بحیثیت امیر ہونے کے دربار خلافت میں حاضر ہوئے۔ خلیفہ نے تمام امراد کو خلعت عطا کئے۔ اس اثناء میں ایک امیر کو چھینک آگئی۔ اس نے خلعت سے اپنے منہ اور ناک کو صاف کیا۔ لوگوں نے یہ بات خلیفہ سے کہی۔ کہ فلاں شخص نے ایسا کیا ہے۔ خلیفہ نے اُس سے خلعت چھین لینے کا حکم دیا۔ اور امارات سے بھی معزول کر دیا۔ آپ جب اس حال سے آگاہ ہوئے تو آپ نے سوچا۔ کہ جو شخص مخلوق کے دیئے ہوئے خلعت کیساتھ بے ادبی کرتا ہے۔ وہ عزل و استحقاق کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ اور اسکا خلعت ورتبہ چھین لیا جاتا ہے۔ پس وہ شخص جو بادشاہ عالمیان کے ساتھ بے ادبی کرے۔ خدا جانے اسکی کیا حالت ہوگی۔ آپ اسوقت خلیفہ کی خدمت میں واپس آئے اور کہا یا امیر تم جو کہ مخلوق ہو۔ اس بات کو پسند نہیں کرتے۔ کہ لوگ تمہارے خلعت کیساتھ بے ادبی کریں۔ معلوم ہے۔ کہ تمہاری خلعت کی قدر و قیمت کیا ہے۔ بادشاہ عالمیان نے مجھے اپنی دوستی و معرفت کا خلعت دیا ہے۔ کیا وہ اس بات پسند کریگا۔ کہ میں اس دیئے ہوئے خلعت کو مخلوق کی خلعت سے ناپاک کروں۔ پس آپ باہر آگئے۔ اور حضرت خیر نساج کی مجلس میں حاضر ہوکر توبہ کی۔ اور آپ پر ایک حالت طاہری ہوگئی۔ حضرت خیر نساج نے آپ کو حضرت جنیدؒ کیخدمت میں جانیکو کہا۔ آپ جب حضرت جنیدؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو کہا کہ آنحضرتﷺ کے گوہر کا نشان آپکے

پاس ملتا ہے۔ یا تو بخشدیجئے یا فروخت فرمایئے۔ حضرت جنید نے فرمایا۔ اگر میں اسے فروخت کردوں تو تم ہرگز اس کی قیمت ادا نہ کرسکو گے۔ اگر بخشدوں تو تم کو مفت مال کی کچھ قدر و قیمت نہ ہوگی۔ اور تم خواہ مخواہ سے ضائع کر دو گے۔ ہاں مردوں کی طرح اپنے سر کے قدم بناؤ اور اس دریا میں کود پڑو یہاں تک صبر و انتظار کرو۔ کہ وہ گوہر تمہارے ہاتھ آئے پھر آپ نے کہا۔ اب مجھے کیا کرنا چاہئے۔ حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ایک سال تک گندھک فروشی کرو۔ پس آپ نے ایسا ہی کیا جب ایک سال ہوگیا۔ تو حضرت جنیدؒ نے فرمایا جاؤ۔ اب ایک سال تک دریوزہ گری کرو۔ اور اسطرح کسی شے کے ساتھ مشغول نہ ہو۔ پس آپ نے ایسا ہی کیا۔ اور سال بھر آپ نے بغداد کے تمام بازاروں میں دریوزہ گری کی اور کسی شخص نے بھی آپ کو کچھ نہ دیا پھر آپ نے تمام حالت حضرت جنید کیخدمت میں عرض کی۔ حضرت شیخ جنید نے فرمایا کہ اب تم نے اپنی قدر قیمت کو سمجھ لیا۔ کہ لوگوں کے نزدیک تمہاری کوئی قدر و قیمت نہیں۔ اب مخلوق میں دل نہ لگانا۔ اور ان کو کسی شے پر بھی قیمت نہ دینا۔ پھر حضرت جنیدؒ نے فرمایا تم نے شہر نہاوند میں امیری اور حاکمی کی ہے۔ جاؤ اور اہل نہاوند سے معافی طلب کرو۔ آپ گئے اور آپ نے سوائے ایک گھر کے باقی سب لوگوں سے معافی چاہی کیونکہ اس گھر کا مالک وہاں موجود نہ تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کفارہ میں ایکہزار درم صدقہ کئے اور پھر بھی میرے دل نے قرار نہ پکڑا جب چار سال آپ کے اسحالت میں گذر گئے تو حضرت جنیدؒ فرمایا کہ ابھی تم میں جاہ طلبی باقی ہے جاؤ ایک سال اور گدائی کرو۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک سال اور گدائی کی۔ اور مجھے جو کچھ ملتا۔ حضرت شیخ کیخدمت میں لے آتا آپ درویشوں میں تقسیم فرما دیتے۔ اور مجھے ہر رات بھوکا رکھتے جب سال گذر گیا۔ تو حضرت شیخ نے فرمایا۔ کہ اب تم ہماری صحبت کے قابل ہوئے مگر اس شرط پر کہ درویشوں کیخدمت کرو۔ پس آپ نے ایک سال اور درویشوں کی خدمت فرمائی پھر حضرت جنید نے آپ سے سوال کیا۔ کہ اے ابابکر اب تمہارے نفس کی قدر و قیمت تمہارے نزدیک کیا ہے آپ نے فرمایا میں اپنے نفس کو تمام جہاں سے کمتر دیکھتا ہوں۔ اور جانتا ہوں۔ پھر حضرت شیخ نے فرمایا کہ اب تمہارا۔ ایمان درست ہوا ہے نقل ہے کہ آپ ابتداء میں فرمایا کرتے کہ جو شخص اللہ کہیگا میں اسکا منہ شکر سے پُر کرونگا۔ اور آپ لڑکوں کو اس لئے شکر دیتے ہیں کہ وہ اللہ کہیں چند روز کے بعد آپ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کہیگا۔ میں اس کو زر و نقرہ دونگا۔ اور آپ نے اسی طرح کیا۔ اسکے بعد آپ پر ایک غیرت ظاہر ہوئی۔ اور آپ نے تلوار کھینچ لی۔ اور فرمایا۔ جو شخص اللہ کہیگا میں اسکا سر تن سے جدا کردونگا لوگوں نے کہا۔ آپ اس سے پہلے تو شکر دیتے تھے۔ اب کیا ہوا ہے۔ جو آپ سر تن سے جدا کرینگے۔ آپ نے فرمایا میں جانتا تھا۔ کہ یہ لوگ اسکو حقیقت اور معرفت سے یاد کرتے ہیں لیکن اب معلوم

ہوا کہ محض غفلت اور عادت کیوجہ سے کہتے ہیں۔ اور میں اس بات کو جائز نہیں جانتا کہ غفلت کیوجہ سے آلودہ زبان کیساتھ اسے یاد کریں۔ آپ جس جگہ اللہ کا نقش دیکھتے۔ بوسہ دیتے اور تعظیم کرتے۔ ہاتف نے آواز دی کہ کب تک اسم کے ساتھ مشغول رہیگا۔ اگر مرد طالب ہے۔ تو تو اسی کی تلاش میں قدم رکھے۔ جب آپنے یہ آواز سنی تو آپ پر عشق غالب ہو گیا۔ اور اشتیاق و درد نے غلبہ کیا آپ گئے اور اپنے آپ کو دجلہ میں ڈالدیا کہ ایک موج آئی۔ اور اس نے آپ کو کنارہ پر پھینکدیا۔ پھر آپ نے اپنے آپ کو آگ میں ڈالدیا۔ اور آگ نے بھی آپکو نہ جلایا۔ اسیطرح آپ نے اپنے آپ کو کئی بار ہلاکت میں ڈالا۔ لیکن حقتعالے آپ کی حفاظت کی۔ اور آپ کی بیقراری زیادہ ہوگئی۔ آپ نے فریاد بلند کی۔ ویل لمن لا یقتلہ الماء والنار والسباع والجبال اس کے جواب میں آپ نے آواز سنی من کان مقتول الحق لا یقتلہ غیرہ آپ اس قسم کے دیوانہ ہو گئے کہ دس دفعہ آپ کو زنجیروں میں باندھا گیا۔ لیکن آپ نے کسیطرح بھی قرار نہ لیا۔ آپ کو پاگل خانہ میں لے گئے۔ اور ایک کمرہ میں بند کر دیا۔ اور ایک مدت اسی طرح رکھا۔ اور لوگ کہتے تھے۔ کہ شبلیؒ دیوانہ ہے۔ آپ فرماتے میں تمہارے نزدیک دیوانہ ہوں۔ اور تم میرے نزدیک دیوانے ہو۔ خدا کرے۔ کہ میری دیوانگی زیادہ ہو۔ نقل ہے کہ جب آپ بند بخانہ میں تھے۔ کچھ لوگ آپکے پاس آئے۔ آپ نے پوچھا تم کون ہو۔ انہوں نے جواب دیا۔ آپکے دوست ! ہیں۔ آپ نے پتھر اٹھایا۔ اور انپر پھینکا۔ یہانتک کہ سب بھاگ گئے۔ آپ نے کہا۔ یہ جھوٹے میری دوستی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور میری بلا پر صبر نہیں کرتے۔ نقل ہے۔ کہ ایکدن آپکے ہاتھ پر آگ کا شعلہ تھا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میں چاہتا ہوں کہ جاؤں اور کعبہ کو جلادوں تو لوگ حقتعالے کی طرف متوجہ ہوں۔ دوسرے روز آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی۔ جو دونو طرف سے جل رہی تھی۔ آپنے فرمایا چاہتا ہوں کہ بہشت اور دوزخ کو آگ لگادوں۔ تاکہ لوگ بلا علت بندگی کریں۔ نقل ہے کہ آپ کئی رات دن تک ایک درخت پر رقص کرتے تھے۔ اور ہو ہو کہتے تھے۔ لوگوں نے پوچھا حضرت یہ کیا حالت ہے۔ آپ نے فرمایا قمری اس درخت پر بیٹھی ہے۔ اور کوکو کرتی ہے۔ میں بھی اسکے ساتھ ہو ہو کرتا ہوں جب تک آپ خاموش نہ ہوئے قمری بھی خاموش نہ ہوئی۔ نقل ہے۔ کہ ایکبار آپکا پاؤں ایک پتھر سے زخمی ہو گیا۔ جو قطرہ اس میں سے خون کا گرتا۔ اس سے اللہ کا نقش بن جاتا۔ نقل ہے۔ کہ آپ مجاہدہ کی ابتدا میں آنکھوں میں نمک ڈال لیا کرتے تھے۔ تاکہ تمام رات آپ جاگتے رہیں۔ نہ اور نیند نہ آئے کہتے ہیں کہ سات من نمک آپ نے اپنی آنکھوں میں ڈالا تھا۔ آپنے فرمایا حقتعالے نے مجھ پر طلوع کیا۔ اور فرمایا جو شخص سوتا ہے۔ وہ غافل ہوتا ہے۔ وہ محجوب ہوتا ہے۔ نقل ہے کہ ایک

دن حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کیخدمت میں چند اصحاب آپ کی تعریف فرماتے تھے اور آپ بھی بجگہ موجود
تھے۔ حضرت جنیدؒ نے فرمایا تم غلط کہتے ہو۔ وہ تو مردود و مخذول ہے۔ پھر فرمایا شبلیؒ کو نکالدو۔ جب آپ
باہر نکل گئے۔ تو حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ وہ تعریف جو تم نے شبلی رحمۃ اللہ کی اس مدح سے میرا اسطرح
راندنیا بدرجہا بہتر ہے۔ تم تو اس مدح سے اسپر تیغ لگاتے تھے۔ اور میں نے آگے سپر کھڑی کردی تھی۔ تا
کہ وہ ہلاک نہ ہو جائے۔ نقل ہے۔ کہ جب آپکی حالت مضبوط ہوگئی تو آپنے لوگوں کو وعظ کہنا شروع
کیا۔ حضرت جنید نے آپ کو ملامت کی۔ اور فرمایا۔ وہ راز جو ہم نے تہ خانوں میں پوشیدہ رکھا تم آئے
اور اسے برسر ممبر ظاہر کرتے ہو۔ آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں۔ اور میں ہی سنتا ہوں۔ اور سوائے میرے
دونو عالم میں کون ہے۔ میں جن سے یہ باتیں کرتا ہوں۔ وہ حق سے حق کو پہنچتی ہیں۔ نہ شبلی درمیان
میں ہے۔ اور نہ جنیدؒ۔ حضرت جنیدؒ نے فرمایا اگر یہ بات ہے۔ تو تمہارے لئے جائز ہے۔ آپنے فرمایا جس
شخص کے دل میں دنیا و آخرت کا خیال ہے۔ اسے میری مجلس میں بیٹھنا حرام ہے۔ کہ ایک دفعہ بھیگی
ہوئی لکڑیاں آپ کے سامنے جلائی جا رہی تھیں۔ ایک طرف سے وہ جل رہی تھیں۔ اور ان کی دوسری طرف
سے پانی نکل رہا تھا۔ آپ نے اپنے اصحاب سے مخاطب ہوکر فرمایا اے مدعیان اگر یہ سچ ہے کہ تمہارے
دلوں میں شوق کی آگ جل رہی ہے۔ تو تمہاری آنکھوں سے آنسو کیوں رواں نہیں ہیں۔ نقل ہے کہ آپ
آنکھوں میں بہت نمک ڈالا کرتے تھے۔ لوگوں نے آپسے کہا کہ شاید آپ کو آنکھیں درکار نہیں۔ آپ نے
فرمایا جو حاجت میرے دل پر وارد ہے۔ وہ دنیا سے پوشیدہ ہے۔ نقل ہے۔ کہ حضرت جنیدؒ نے ایک بار
آپ سے فرمایا کہ تم خدا کو کس طرح یاد کرتے ہو جبکہ تم میں یاد کرنے کی اہلیت موجود نہیں۔ آپ نے کہا
میں اسکو مجاز سے اسقدر یاد کرتا ہوں کہ وہ مجھ کو حقیقت سے ایک بار یاد کرتا ہے۔ حضرت جنید رحمۃ
اللہ علیہ نے یہ سنکر ایک نعرہ مارا اور بیہوش ہوگئے۔ آپنے فرمایا رہنے دو۔ کہ اس درگاہ پر کبھی
خلعت ملتا ہے۔ اور کبھی تازیانہ۔ آپ نے فرمایا تصوف شرک ہے کیونکہ تصوف دل کی حفاظت ہے
غیر سے اور غیر جو ہے تو من ہے۔ اور فرمایا فنا ناسوتی ہے۔ اور ظہور لاہوتی۔ فرمایا تصوف ضبط
قوی ہے۔ اور مراعات انفاس ہے۔ فرمایا صوفی اس وقت صوفی ہوگا۔ جبکہ وہ تمام جہان کو اپنا عیال
سمجھے گا۔ فرمایا صوفی وہ ہے۔ جو لوگوں سے منقطع ہو۔ اور حق سے متصل ہو۔ فرمایا جو شخص کہ محبت
کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور بلا محبت و محبوب کے کسی دوسری شے کے ساتھ مشغول ہوتا ہے
اور سوائے حبیب کے کسی دوسری شے کا طلبگار ہوتا ہے۔ تو وہ ایسا دست ہوگا
جو محبوب پر استہزا کرتا ہے۔ فرمایا محبت یہ ہے۔ کہ ہر شے کو دوست پر ایثار کرے فرمایا بیت

گذر کرنے والی ہے۔ اور محبت جانوں کو گداز کرتی ہے۔ اور شوق نفسوں کو گداز کرتا ہے۔ فرمایا عارف وہ ہے۔ جو کبھی تو ایک مچھر کی تاب نہ لا سکے اور کبھی سات زمینوں اور آسمانوں کو نوک پلک پر اٹھا لیوے لوگوں نے کہا یا شیخ ایک وقت تو آپ نے وہ کہا اور اب آپ یہ کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اسوقت ہم تھے اب ہم نہیں ہیں وہ ہے۔ فرمایا عاشق کا نشان نہیں ہوتا۔ اور محبت کا گلہ نہیں ہوتا۔ اور بندہ کو دعویٰ نہیں ہوتا۔ اور ڈرنے والے کو قرار نہیں ہوتا۔ اور کوئی شخص بھی حقتعالےٰ سے نہیں بھاگ سکتا۔ فرمایا علم ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ کہ بذات خود اپنے نفس کو جانے فرمایا عبادت زبان علم ہے اور اشارت زبان معرفت ہے۔ فرمایا ہمت حقتعالےٰ کی طلب کرنا ہے۔ اور جو کچھ اس کے سوا ہے وہ ہمت نہیں ہے۔ فرمایا فقیر وہ ہے۔ جو سوائے خدا تعالےٰ کے کسی شے کے ساتھ مشغول نہیں ہوتا۔ فرمایا شریعت یہ ہے۔ کہ تو اس کی پرستش کرے۔ اور طریقت یہ ہے کہ تو اس کی طلب کرے اور حقیقت یہ ہے۔ کہ تو اس کو دیکھے۔ فرمایا سب سے بہتر ذکر مذکور کے مشاہدہ میں ذکر کو فراموش کر دینا ہے۔ فرمایا انس یہ ہے۔ کہ مجھے اپنے آپ سے وحشت ہو۔ فرمایا لوگوں کے ساتھ انس پکڑنا افلاس ہے اور سوائے ذکر حقتعالےٰ کے زبان کو حرکت دینا وسواس ہے۔ فرمایا شکر یہ ہے۔ کہ نعمت کو نہ دیکھے۔ بلکہ منعم کو دیکھے۔ نقل ہے کہ دن آپ طلب اور شوق کی حالت میں مضطرب و متحیر تھے۔ حضرت جنید نے فرمایا۔ اے شبلیؒ اگر تم اپنا کام خدا پر چھوڑ دو۔ تو راحت پاؤ آپ نے فرمایا اے شیخ اگر حقتعالےٰ میرا کام مجھ پر چھوڑ دے۔ تو میں راحت پاؤں۔ حضرت جنیدؒ نے فرمایا۔ شبلی کی تلوار سے خون ٹپکتا ہے:۔

نقل ہے۔ کہ جب آپ کی وفات کا وقت قریب آگیا۔ تو آپ کی دونو آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا۔ آپ نے خاکستر طلب کی۔ اور آپ اپنے سر پر ڈالتے تھے۔ اور اس قدر بیقراری آپ کو پیدا ہوئی۔ کہ اس کا بیان نہیں ہو سکتا۔ لوگوں نے پوچھا۔ حضرت یہ اضطراب کس لئے ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے ابلیس لعین پر رشک آتا ہے۔ اور غیرت کی آگ میری جان کو جلا رہی ہے۔ کہ میرے جیسا پیاسا تو یہاں بیٹھا رہے۔ اور وہ اپنی ملکیت میں سے کوئی شے دوسرے کو دے۔ کہ وَاِنَّ عَلَیْکَ لَعْنَتِیْٓ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ میں لعنت بھی ابلیس کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ بھی میرے لئے ہوتی۔ کیونکہ خلعت اضافہ لعنتی ابلیس کو دی گئی ہے۔ اگرچہ لعنت ہی ہے۔ مگر ہے تو دوست کیطرف سے اور ابلیس اس قابل کیسے ہو سکتا ہے۔ پھر ایک ساعت تک آپ خاموش بیٹھے رہے۔ اور پھر ایک ساعت کے بعد اضطراب میں مبتلا ہو گئے۔ اور فرمایا ہوا چلی

رہی ہیں۔ ایک باد لطف اور ایک باد قہر۔ پس جسپر باد لطف چلتی ہے۔ اسکو مقصود تک پہنچا دیتی ہے
اور جسپر قہر کی ہوا چلتی ہے۔ وہ حجاب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اب دیکھئے کونسی ہوا چلتی ہے اگر باد لطف
مجھپر چلتی۔ تو میں اُ سکی امید پر یہ سب ناکامیاں اور سختیاں برداشت کر سکتا ہوں اگر عیاذ باللہ
باد قہر مجھپر چلی۔ تو میں مرجاؤنگا۔ اور سب سختیاں اور بلائیں اِس کے سامنے کیا شے ہیں۔ آپ نے وفات
کے وقت فرمایا۔ مجھے وضو کراؤ۔ جب آپ کو وضو کرایا گیا۔ تو داڑھی میں خلال کرنا فراموش کر دیا۔
آپ نے وضو کرانے والوں کو یاد دلایا۔ نقل ہے۔ کہ جس رات آپ نے وفات پائی تمام رات یہ
بیت پڑھتے رہے ے

کل بیت انت ساکنھا غیر محتاج الی السرج
وجھک المامول حجتنا یوم تاتی الناس بالحجج

یعنی جس گھر میں تو ساکن ہے۔ وہ چراغ سے مستغنی ہے۔ نیز وہ حسین چہرہ جس کی امید کیگئی ہے
ہماری حجت ہوگا۔ جبکہ لوگ اپنے ساتھ حجتیں لیکر آئینگے۔ لوگ آپ کی نماز جنازہ کے لئے آئے۔ لیکن
آپ نے ابھی وفات نہ پائی تھی۔ آپ نے فراست سے سمجھ لیا۔ اور فرمایا کہ تعجب ہے۔ کہ مردوں کی
جماعت زندہ پر نماز پڑہنے کے لئے آئی ہے۔ پھر لوگوں نے آپکو لا الہ الا اللہ پڑہنے کے لئے کہا۔ فرمایا
جب اسکا غیر ہی نہیں ہے۔ تو نفی کس کی کروں۔ لوگوں نے کہا۔ حضرت شریعت میں اسی طرح ہے
آپ کلمہ شریف پڑھئے۔ آپ نے فرمایا محبت کا بادشاہ کہتا ہے۔ کہ میں رشوت نہ لونگا۔ پھر ایک شخص نے
بلند آوازی سے شہادت تلقین کی۔ آپنے فرمایا مردہ آیا ہے۔ تاکہ زندہ کو تلقین کرے اور نصیحت دے
جب ایک ساعت گذر گئی۔ لوگوں نے پوچھا۔ حضرت کیا حالت ہے آپ نے فرمایا محبوب سے مل گیا ہوں
اور جان دیدی۔ نقل ہے کہ لوگوں نے خواب میں دیکھا۔ اور پوچھا۔ کہ حضرت آپ نے منکر نکیر کے
سوال میں کیا کہا۔ آپ نے فرمایا آئے اور انہوں نے پوچھا۔ کہ تمہارا خدا کون ہے میں نے کہا۔ میرا خدا
وہ ہے۔ جس نے تم کو اور باقی تمام فرشتوں کو میرے باپ آدم علیہ السّلام کو سجدہ کرنے کو کہا۔ اور میں
اس وقت پشت آدم میں موجود تھا۔ اور تم کو دیکھ رہا تھا۔ پھر انہوں نے کہا۔ اس نے تو تمام آدم علیہ
السّلام کی اولاد کا جواب دیدیا۔ اور پھر چلے گئے۔ ایک دوسرے شخص نے آپ کو خواب میں دیکھا۔ اس
نے کہا حقتعالے نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ آپ نے فرمایا میں نے جو کچھ دعوے کئے تھے۔ اس
نے مجھ سے ان کا مطالبہ نہ کیا۔ البتہ اس بات کا جبکہ میری زبان سے یہ حکم نکلا تھا۔ کہ کوئی نقصان
اس سے زیادہ نہیں۔ کہ تو بہشت سے باز رہے۔ اور دوزخ میں جائے۔ حق تعالے نے!

نے میری اس بات کیوجہ سے مجھپر عتاب کیا۔ کہ زیاں کاری اور زبردست نقصان یہ ہے۔ کہ لوگ میرے دیدار سے محروم رہیں۔ اور محجوب ہوجاویں۔ ایک اور شخص نے آپ کو خواب میں دیکھا۔ اور پوچھا کہ اپنے بازار آخرت کو کیسا پایا آپ نے فرمایا کہ میں نے اسمیں کوئی رونق نہ دیکھی اس بازار میں سوائے سوختہ جگروں اور سوختہ دلوں کے اور کچھ نہیں۔ کیونکہ یہاں سوختہ جگروں کو مرہم لگاتے ہیں۔ ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑتے ہیں اور کسی شئے کے ساتھ مشغول نہیں ہوتے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

انالیسواں باب (۷۹) حضرت ابونصر سراج رحمۃ اللہ علیہ

عالم عارف حاکم خائف امیرزادہ کبری گوہر نگینہ حلقہ فقر زبدۃ المشائخ شیخ وقت حضرت ابو نصر سراج رحمۃ اللہ علیہ آپ امام حق اور یگانہ زمان تھے۔ آپ کو لوگوں نے طاؤس الفقراء کہا ہے۔ آپکے صفات اسقدر ہیں جو زبان و قلم سے بیاں نہیں ہو سکتے۔ آپ فنون علوم میں کامل تھے اور ریاضات و معاملات میں آپکی شان نہایت بلند تھی۔ اور حال و قال و علم و تحقیق میں آیت تھے۔ کتاب لمع آپ ہی کی تصنیف سے ہے۔ آپنے حضرت شیخ سری سقطی اور حضرت سہیل کی زیارت کی تھی۔ اور بہت سے مشائخین سے علم حاصل کیا تھا آپ طوس کے رہنے والے تھے۔ آپ ماہ رمضان میں بغداد شریف آئے۔ آپ کو مسجد شونیزیہ میں خلوت خانہ دیا گیا۔ اور درویشوں کی امامت آپکے تفویض کیگئی۔ آپ نے عید تک اصحاب کی امامت کی اور نماز تراویح میں پانچ قرآن شریف ختم کیئے تھے۔ اور خادم ہر شب ایک روٹی آپ کے پاس لاتا۔ اور عید تک لاتا رہا آپ نماز عید کے بعد وہاں سے چلے گئے۔ تو لوگ تیسیوں روٹیاں دیکھکر نہایت متعجب ہوئے۔ نقل ہے کہ ایک رات جبکہ نہایت سردی تھی۔ کچھ لوگ آپکے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ اور معرفت کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی۔ آگ جلائی جارہی تھی۔ ناگاہ آپ پر ایک ایسی حالت طاری ہوگئی۔ کہ آپ نے اپنا سر آگ پر رکھدیا۔ اور آگ میں جناب باری کو سجدہ ادا کیا۔ مرید احباب سے ڈر گئے کہ کہیں آپکا چہرہ نہ جل گیا ہو۔ جب آپنے سجدے سے سر اٹھایا تو آپ کا ایک بال بھی بیکا نہ ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا جسنے اپنی آبرو اسکی درگاہ میں بہائی ہو آگ اس کے چہرہ کو نہیں جلاسکتی۔ فرمایا عشق آتش ہے جو عاشق کے سینہ و دل میں ہوتی ہے جب اسکا غلبہ ہوجاتا ہے تو وہ ماسوئی سب کو جلادیتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں میں نے ابن سالم سے سنا ہے۔ کہ نیت خدا کیساتھ ہے اور خدا سے ہے اور خدا کے لیئے ہے۔ اور نماز میں جو آفت پیدا ہوتی ہے۔ وہ محض نیت کے فتور سے ہوتی ہے فرمایا لوگوں کے نزدیک ادب کے تین اقسام ہیں۔ ایک دنیا ہیں۔ ان کے نزدیک ادب فصاحت و بلاغت علم کی نگہداشت سیر ملوک رسموں کی حفاظت ہے۔ دوسرے اہل دین ہیں ان کے نزدیک ادب طہارت دل نگہبانی اسرار نادیبا